تحریک تحفظ ناموس رسالت لکھنؤ کا دینی دعوتی و انقلابی ترجمان

ماہنامہ

اَلرَّشِید

لکھنؤ

جمادی الاول ۱۴۴۶ھ مطابق ماہ نومبر ۲۰۲۴ء

جلد ۱ شمارہ ۳

ناشر

تحریک تحفظ ناموس رسالت لکھنؤ

تحریک تحفظ ناموس رسالت لکھنؤ کا دینی دعوتی و انقلابی ترجمان

ماھنامہ

الرشید

لکھنؤ

جلد ۱

شمارہ ۳

جمادی الاول ۱۴۴۶ھ مطابق ماہ نومبر ۲۰۲۴ء

مدیر

مولوی محمد انس قمر

نائب مدیر

محمد فیض رشید لکھنوی

منجانب

(مجلس) تحریک تحفظ

ناموس رسالت ﷺ لکھنؤ (انڈیا)

خط و کتابت کا مکمل پتہ

تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ لکھنؤ (انڈیا)

TAHREEK-E-TAHAFFUZE-E-NAMOOS-E-RISALAT LUCKNOW

پہلا آفس / مسجد عباسیہ برورہ نیو حیدر گنج ۲۲۶۰۰۳، لکھنؤ

دوسرا آفس / مسجد سعد نزد سونا بھتہ برورہ ۲۲۶۰۰۳، لکھنؤ

Email-Tahaffuzenamooserisalatlko@.com

ملنے کے پتے

الماس باغ دوبگا لکھنؤ، ۲۲۶۰۰۳

مصاحب گنج پارک ٹھاکر گنج لکھنؤ

رابطہ نمبرات

+91 6307156950, +91 9415683541

الرشید کی راہیں

صفحہ نمبر	مضمون نگار	عناوین	گوشہ جات
۴	معید رہبر لکھنوی	کرتے ہیں دو عالم میں سب تیری ثنا یارب	حمد باری تعالیٰ
۵	از حضرت قاضی سید ضیاء العارفین قادری	پڑھوں صل علی تازہ ایمان ہو جائے	نعت نبی ﷺ
۶	مولوی محمد انس قمر	تعصب برتنے والا مومن نہیں ہو سکتا	آواز الرشید
۹	علامہ محمد قطب الدین دہلویؒ	مومن اور مسلم کا مفہوم	درس حدیث
۱۱	محمد فیض رشید	میرا مذہب اسلام	تعلیمات
۱۳	ابو بکر بشیر گونڈوی	اللہ کی ذات وصفات کے متعلق کچھ اہم باتیں	احکامات
۱۵	مولانا فضیل اختر قاسمی	مجاہدینِ فلسطین کی ثابت قدمی	حالات
۱۹	منہاج الدین سیتاپوری	ڈیجیٹل دور اور مطالعہ	حالات
۲۳	عبد السبحان بوڑیوی	مقامِ صحابہ	فضائل
۲۷	مولانا عبد العلیم صاحب فاروقی لکھنویؒ	تعلیم رسول ﷺ کے اثرات	تعلیمات
۳۰	اسجد نعمانی	تعمیر قوم میں تعلیم کا کردار	تعلیمات
۳۲	رضی للہ خیر آبادی	آج مسلمانوں کو ظلم کی چکیوں میں کیوں پیسا جا رہا؟	حالات
۳۵	اشہد احمد	آتی رہے گی تیرے انفاس کی خوشبو	شخصیات
۳۷	رضی للہ خیر آبادی	ہدیہ تشکر	تبصرہ

اپنے مضامین کی اشاعت کے لئے مندرجہ ذیل نمبرات پر رابطہ فرمائیں

6307156950 94156 83541

کرتے ہیں دو عالم میں سب تیری ثنا یا رب

معید رہبر لکھنوی

دیتا ہے امیدوں سے تو سب کو سوا یارب

قرآں کی اک آیت سے یہ راز کھلا یارب
کرتے ہیں دو عالم میں سب تیری ثنا یارب"

کیسے ہو ثنا تیری قاصر ہے زباں میری
لفظوں کی مجھے کر دے خیرات عطا یارب

ہم سب ہیں ترے بندے ہم سب کا تو ہے مالک
اک تو ہی تو سنتا ہے ہم سب کی دعا یارب

رنگینیِ دنیا تو یک طرف تماشہ ہے
درکار ہے ہم سب کو بس تیری رضا یارب

نزدیک ہے اک تو ہی انساں کی رگ جاں سے
اک تو ہی ہر اک دل کی سنتا ہے صدا یارب

یہ دشت و جبل صحرا یہ گلشن و گل بوٹے
دیتے ہیں ہمیں تیری قدرت کا پتہ یارب

غم ہائے زمانہ کا، غم کیوں ہو بھلا ہم کو
جب ساتھ ہمارے تو رہتا ہے سدا یارب

رکھ میرے قدم ثابت ہر کام رہ حق پر
رہبر کے لئے تو ہی ہے راہنما یارب

....

پڑھوں صل علی تازہ میرا ایمان ہو جائے

از حضرت قاضی سید ضیاء العارفین قادری
قاضی شہر و امام عیدگاہ بانگرمؤ

مدینہ جانے کا ایسا کوئی سامان ہو جائے
کہ جس کو دیکھ کر کے ہر کوئی حیران ہو جائے

پڑے پہلی نظر جو گنبد خضرا پہ میری
یہی ہے آرزو اپنی کہ دل قربان ہو جائے

نہ دولت کی طلب ہے اور نہ شہرت کی تمنا ہے
ملے خاک مدینہ تو بڑا احسان ہو جائے

وہاں کی خاکروبی سلطنت دنیا سے بہتر ہے
میسر مجھ کو گر ہو تو فدا جی جان ہو جائے

زمانے کا ستایا ہوں بہت اب تو کرم کر دو
میرا یثرب کو جانے کا ترا فرمان ہو جائے

سبھی بندش سبھی مشکل رکاوٹ دور اب کر دو
میرے آقا مدینے کا سفر آسان ہو جائے

نہیں مشکل ہے کچھ بھی میرے آقا ذات سے تیری
تیری مرضی ہو تو پورا میرا ارمان ہو جائے

میری حسرت میری خواہش سنہری جالیاں دیکھوں
پڑھوں صل علیٰ تازہ میرا ایمان ہو جائے

تمنا ہے ضیاؔ میری میں جاؤں جا کے نہ لوٹوں
وہیں جنت بقیع پھر میرا قبرستان ہو جائے

....

ماہنامہ الرشید لکھنؤ

تعصب برتنے والا مومن نہیں ہو سکتا

محمد انس قمر
مدیر

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عصبیت کی دعوت دی، وہ ہم میں سے نہیں، جس نے عصبیت پر لڑائی کی، وہ ہم میں سے نہیں، جس کی موت عصبیت پر ہوئی، وہ ہم میں سے نہیں۔[ابوداود]

ارشادِ خداوندی ہے: اے لوگو! حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں مختلف قوموں اور خاندانوں میں اس لیے تقسیم کیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کی پہچان کر سکو، درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو، یقین رکھو کہ اللہ سب کچھ جاننے والا، ہر چیز سے باخبر ہے۔[الحجرات]

جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں ان کے لیے محبت اور دشمنی کا مدار نیکی و تقویٰ اور صلاحیت اور صالحیت اصل معیار ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں ان کو تم ایسا نہیں پاؤ گے کہ وہ ان سے دوستی رکھتے ہوں جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کی ہے، چاہے وہ ان کے باپ ہوں، یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان والے، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا ہے، اور اپنی روح سے ان کی مدد کی ہے، اور انہیں وہ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا ہے اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے ہیں، یہ اللہ کا گروہ ہے، یاد رکھو کہ اللہ کا گروہ ہی فلاح پانے والا ہے۔ [المجادلة]۔

اس کے باوجود تعصب سے کام لینا جاہلیت کا عمل ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانۂ جاہلیت کا تکبر اور باپ دادا پر فخر کرنا دور کر دیا ہے، اب دو قسم کے لوگ ہیں: (۱) متقی اور مومن اور (۲) بدکار اور بدبخت۔[ترمذی]

ماہنامہ الرشید لکھنؤ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ اپنے ان آباواجداد پر فخر کرنے سے باز رہیں (جو زمانۂ جاہلیت میں مرگئے) وہ جہنم کا کوئلہ ہیں، اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک گوبر کے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہوجائے گا، جو اپنے ناک سے گوبر کی گولیاں بناتا ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کے تکبر اور آباواجداد کے فخر کو دور کردیا ہے، اب تو لوگ مومن متقی ہیں یا فاجر بدبخت، اور نسب کی حقیقت یہ ہے کہ سب لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔[ترمذی]

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اندھا دھند جھنڈے تلے ہوکر لڑے اور عصبیت کی طرف بلاتا ہو یا عصبیت کی وجہ سے غصّے میں آتا ہو، اس کا مارا جانا جاہلیت (کی موت) ہے۔[ابن ماجہ]۔

مسند احمد ابن حنبل' میں ہے: جو شخص امیر کی اطاعت سے نکل گیا اور جماعت کو چھوڑ گیا اور اسی حال میں مرگیا، اس کی موت جاہلیت کی موت ہوئی، اور جو شخص کسی جھنڈے کے نیچے بے مقصد لڑتا ہے، تعصب کی بنا پر غصّے کا اظہار کرتا ہے، اسی کی خاطر لڑتا ہے اور اسی کے پیشِ نظر مدد کرتا ہے اور مارا جاتا ہے، اس کا مرنا بھی جاہلیت کے مرنے کی طرح ہوا۔

حضرت اسماءؓ سے مروی ہے، حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں سب سے بہترین آدمیوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، ضرور بتائیں اے اللہ کے رسول! حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ کہ جنہیں دیکھ کر اللہ یاد آجائے۔ پھر فرمایا: کیا میں تمھیں تمہارے سب سے بدترین آدمیوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ بدترین وہ لوگ ہیں جو چغل خوری کرتے ہیں، دوستوں میں پھوٹ ڈالتے ہیں، باغی، آدم بیزار اور متعصب لوگ۔

[مسند احمد ابن حنبل]

جس قوم وبرادری میں انسان پیدا ہوتا ہے، اس سے کسی درجے میں محبت ہوا ہی کرتی ہے، وہ معیوب نہیں۔

حضرت فسیلہ فرماتی ہیں، میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ بھی تعصب ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت کرے؟

ماہنامہ الرشید لکھنؤ

آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں یہ تعصب نہیں بلکہ تعصب یہ ہے کہ آدمی (ناحق اور) ظلم میں بھی اپنی قوم کا ساتھ دے۔ [ابن ماجہ]

حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی برادری کا دفاع کرے، جب تک کہ گناہ نہ ہو۔ [ابو داود]

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: جس شخص نے اپنی قوم کی ناحق مدد کی، وہ اس اونٹ کی طرح ہے جو کنویں میں گر پڑا، اب وہ اپنی دُم سے کھینچ کر نکالا جائے گا۔ [ابو داود]

ماہنامہ الرشید لکھنؤ

ایک معیاری اور معتبر اردو ماہنامہ ہے جو علمی، ادبی اور دینی موضوعات پر مبنی مواد پیش کرتا ہے۔

یہ رسالہ اپنے قاری کو اسلام، تاریخ، ادب، ثقافت، اور معاشرتی مسائل پر گہرائی سے مواد فراہم کرتا ہے۔

ماہنامہ الرشید کی تحریریں عموماً معیاری، تحقیقاتی اور مفصل ہوتی ہیں، جو قاری کی ذہنی تسکین اور رہنمائی کے لیے اہم ثابت ہوتی ہیں۔

اس رسالے کا شمار اردو صحافت میں ایک اہم مقام رکھتا ہے اور اس کے قارئین کی تعداد بھی خاصی بڑی ہے۔

رسالہ کا مقصد تعلیم وتربیت کے شعبے میں اہم کردار ادا کرنا، اسلامی تعلیمات کا فروغ، اور معاشرتی مسائل پر غور وفکر کو اجاگر کرنا ہے۔

اس میں شائع ہونے والی مضامین، کالمز، اور کہانیاں نہ صرف علمی سطح پر بلکہ عوامی سطح پر بھی لوگوں میں فکری بیداری پیدا کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔

(اپنے مضامین کی اشاعت کے لئے مندرجہ ذیل نمبرات پر رابطہ فرمائیں)

6307156950 94156 83541

ماہنامہ الرشید لکھنؤ

مؤمن اور مسلم کا مفہوم

از افادات: علامہ محمد قطب الدین دہلویؒ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ؟ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ:

اور حضرت عبد اللہ بن عمرو راوی ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان (کی ایذا) سے مسلمان محفوظ رہیں اور اصل مہاجر وہ ہے جس نے ان تمام چیزوں کو چھوڑ دیا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے"۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم نے اس روایت کے ان الفاظ میں نقل کیا ہے۔ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ مسلمانوں میں سب سے بہتر کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ (کے ضرر) سے مسلمان محفوظ رہیں۔"

تشریح: حدیث کے پہلے جزء میں اس طرف اشارہ ہے کہ "مؤمن اور مسلمان محض اس کا نام نہیں ہے کہ کوئی شخص محض کلمہ پڑھ لے اور کچھ متعین اعمال و ارکان ادا کرلے بلکہ اسلامی شریعت اپنے پیروؤں سے ایک ایسی بھرپور زندگی کا تقاضا کرتی ہے جس کا حامل ایک طرف عقائد و اعمال کے لحاظ سے اللہ کا حقیقی بندہ" کہلانے کا حق ہو تو دوسری طرف وہ انسانیت کے تعلق سے پوری طرح امن و آشتی کا نمونہ اور محبت و مروت کا مظہر ہو، امن و امانت، اخلاق و رواداری، ہمدردی و خیر سگالی کا اپنی عملی زندگی میں اس طرح اظہار کرے کہ دنیا کا ہر انسان اس سے خوف زدہ رہنے کے بجائے اس کو اپنا ہمدرد، بہی خواہ اور مشفق سمجھے، اور کیا مال کیا جان و آبرو، ہر معاملہ میں اس کو پورا اعتماد اور اطمینان رکھے۔

اس حدیث میں ہاتھ اور زبان کی تخصیص اس لئے ہے کہ عام طور پر ایذا رسانی کے یہی دو ذریعے ہیں ورنہ یہاں ہر وہ چیز

مراد ہے جس سے تکلیف پہنچ سکتی ہے خواہ وہ ہاتھ ہوں یا زبان یا کوئی دوسری چیز حدیث کے دوسرے جزء میں حقیقی مہاجر" کی تعریف کی گئی ہے یوں تو مہاجر ہر اس شخص کو کہیں گے جس نے خدا کی راہ میں اپنا وطن، اپنا گھر اور اپنا ملک چھوڑ کر دار الاسلام کو اپنا وطن بنالیا ہو، یہ قربانی اسلام عزت و وقعت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کے لئے بے شمار جزاء و انعام کا حقدار ماتا ہے لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس ہجرت کے علاوہ ایک ہجرت اور ہے جس کا زندگی کے ساتھ دوامی تعلق رہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ نے جن چیزوں سے منع فرمایا ہے مؤمن ان سے پرہیز کرتا رہے اور اللہ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نفسانی خواہشات کو بالکل ترک کرکے پاکیزہ نفسی اختیار کرے ایسا شخص حقیقی مہاجر کہلانے کا حق ہو گا۔

ماہنامہ الرشید لکھنؤ جلد ۱، شمارہ ۱

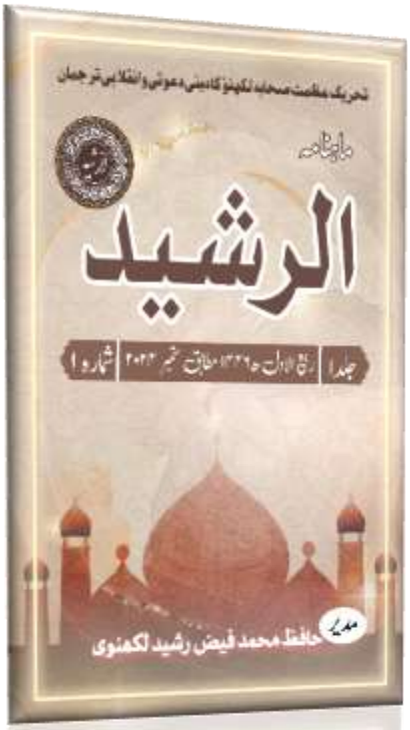

ماہنامہ الرشید لکھنؤ جلد ۱، شمارہ ۲

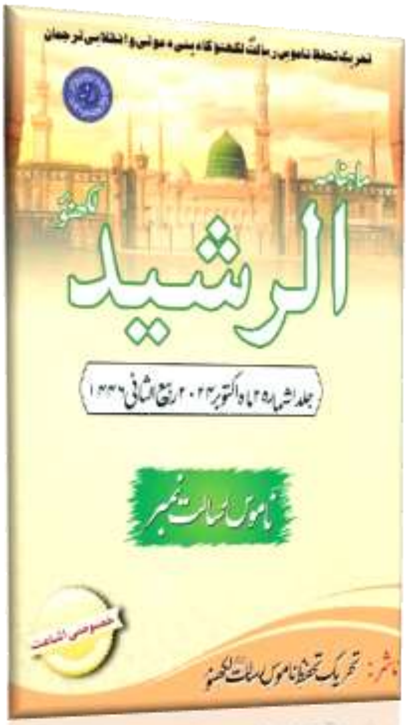

الرشید کے عمدہ مضامین پڑھنے کے لیے درج ذیل نمبر پر رابطہ فرمائیں

6307156950

ماہنامہ الرشید لکھنؤ

میرا مذہب اسلام

محمد فیض رشید

نائب مدیر الرشید

اللہ تبارک و تعالی کا بے حد احسان ہے کہ اس نے ہمیں مذہب اسلام سے سرفراز فرمایا اور قرآن مجید میں کچھ یوں بیان فرمایا۔ ''الیوم اکملت لکم دینکم الی اخر آیہ'' اللہ نے فرمایا میں نے تمہارے لیے دین کو آج مکمل کر دیا اور اپنی نعمتوں کو تم پر تمام کر دیا اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند فرمایا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے دنیا اندھیرے میں گھری ہوئی تھی ہر طرف جہالت عام تھی اگر کسی کے یہاں بیٹی کی ولادت ہوتی تو اسے زندہ مدفون کر دیا جاتا، بیٹی کی ولادت کو نحوست سمجھا جاتا، اسی طرح ہر انسان غفلت کی زندگی گزار رہا تھا، لیکن اللہ کو یہ کہاں منظور تھا۔

اللہ نے حضور ﷺ کو خاتم النبیین بنا کر بھیجا ایک قوم کے لیے نہیں ایک ملک یا ایک شہر کے لیے نہیں بلکہ پورے عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجا، آپ ﷺ نے لوگوں کو انسانیت کی دعوت دی، بھائی چارگی کی دعوت دی، پڑوسی کے حقوق سکھائیں، پڑوسی کے حقوق بتائیں، بیٹیوں کی قدر و قیمت سے لوگوں کو واقف کرایا، اور لوگوں کے سامنے اسلام کو نہایت خوبصورت انداز میں پیش کیا، یہ وہی اسلام ہے جس کے اندر ہمیں کھانے کا طریقہ سکھایا، پینے کا طریقہ سونے کا اٹھنے کا آپسی معاملات کا تمام چیزوں کا طریقہ سکھایا۔

ہمارا مذہب ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ اگر آپ کا پڑوسی پریشان ہے کسی تکلیف میں مبتلا ہے تو اس کی خبر گیری کرو یہ مت دیکھو کہ وہ مسلمان ہے یا غیر مسلم، یہ مت دیکھو وہ کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے، اگر کوئی مصیبت میں ہے تو ہمیں اس کی مدد کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور نے ایک موقع پر فرمایا واللہ لا یؤمن کہ وہ ایمان والا نہیں ہو سکتا وہ ایمان والا نہیں ہو سکتا، آپ نے اس بات کو ایک مرتبہ نہیں دو مرتبہ نہیں بلکہ تین مرتبہ فرمایا، آپ نے اس پر گویا مہر لگا دی اور کہہ دیا کہ اللہ کی قسم وہ شخص

نہیں ہو سکتا صحابہ کرام موجود تھے انہوں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ کون شخص مومن نہیں ہو سکتا آپ نے فرمایا وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا جس کی شرارتوں کی وجہ سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ، ہو اس کا پڑوسی پریشان ہے تو وہ ایمان والا نہیں ہے۔

ہم یہ نہ دیکھیں کہ ہم کس دھرم کے ہیں ہم یہ نہ دیکھیں کہ سامنے والا کس دھرم کا ہے ہم یہ بھی نہ دیکھیں کہ وہ کس کی عبادت کرتا ہے خواہ وہ چاند کی عبادت کرتا ہو وہ دریا کی عبادت کرتا ہو خواہ وہ کسی کی بھی عبادت کرتا ہو اگر وہ مصیبت میں ہے تو ہمیں اس کی مدد کرنے کی ضرورت ہے، یہ اسلام کا پیغام ہے یہ اسلام کی شان ہے اور یہی اسلام کی خوبصورتی ہے کہ وہ آپس میں کیسے بھائی چارگی اور آپس میں کیسے محبت کو عام کرتا ہے اور یہی ہمارے آقائے نامدار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ رہا ہے اور صحابہ کرامؓ نے اس پر مکمل طور پر عمل کر کے دکھایا ہے اللہ تعالی ہم سب کو مذہب اسلام پر مکمل طور پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

آمین یا رب العالمین

اسلام کیا ہے؟

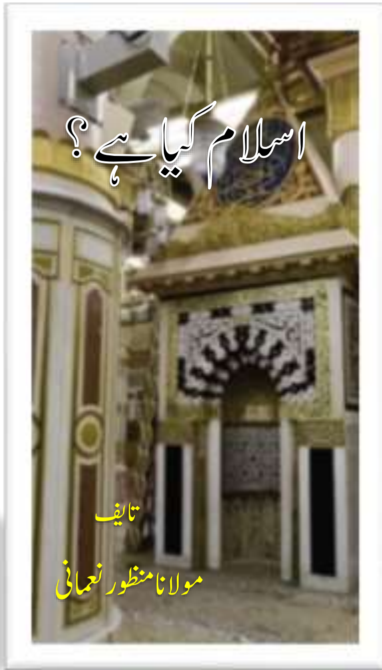

اسلام کی حقیقت اور اس کی تعلیم سے مسلمانوں کو واقف کرنے اور ان میں ایمانی روح اور دینی زندگی پیدا کرنے کے لئے یہ کتاب خاص غور اور توجہ سے لکھی گئی ہے۔ اس میں بیس (۲۰) سبق ہیں، جن میں سے ہر ایک میں دین کے کسی ایک اہم شعبے کی تفصیل اور وضاحت قرآن وحدیث سے کی گئی ہے، ہر سبق اپنے موضوع پر گویا ایک مستقل مضمون اور مؤثر خطبہ ہے۔ زبان نہایت شیریں اور آسان ہے کہ کم پڑھے لکھے لوگ اور بچے بھی انشاء اللہ خوب سمجھ سکتے ہیں۔ امید ہے کہ صاحب نظر انشاء اللہ محسوس کریں گے کہ اس کتاب کی تالیف اور اشاعت وقت کے ایک اہم دینی مطالبے کا جواب ہے۔

ماہنامہ الرشید لکھنؤ

اللہ کی ذات وصفات کے متعلق کچھ اہم باتیں

ابو بکر بشیر گونڈوی

متعلم جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الله لا اله الا هو الحي القيوم ، ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے ساری کائنات کو سنبھالنے والا ہے معزز قارئین کرام: جیسا کہ ہم سب کو بخوبی معلوم ہے کہ ہمارا پالنہار وہی رب کائنات ہے جس کی ذات وصفات تمام برائیوں سے پاک ہے جس نے ہم سب کو اور ساری کائنات کو پیدا کیا جو دنیا کی ہر اچھی اور بری چیز سے واقف ہے وہی رب کائنات جو رات کی کالی اندھیری میں کالی چیونٹی کے کالے پر کی پرچھائیں کو بھی ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح دیکھنے پر قادر ہے ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اس کی ذات وصفات حقوق واختیارات میں اس کو واحد مانے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔

مراد از ذات خدا: اگر ہم انسان کی زندگیوں کا جائزہ لیں تو ایک خاص تعداد ہم کو ایسی ملے گی جو اللہ کے نظر نہ آنے کی وجہ سے خدا کی ذات سے انکار کر بیٹھی اور کئی خداؤں کو ایک خدا کی جگہ تسلیم کر بیٹھی اس لیے اسلام میں داخل ہونے کی پہلی شرط یہ ہے کہ اس کے وجود کو مانا جائے اس کی ذات میں اس کو تنہا اور یکتا مانا جائے۔

مراد از صفت خدا: جیسا کہ دنیا دار الاسباب ہے خدا تعالی مخلوقات کی بہت سی ضروریات کو انتساب کے ذریعے پورا فرماتا ہے مثلاً کسی کو کوئی بیماری لاحق ہے وہ سبب کے پاس یعنی طبیب کے پاس گیا تو طبیب نے اس مرض کے موافق دوا دی اب اس مریض کے دوا کھانے کے بعد بیماری اس سے ساقط ہو گئی تو پھر مریض کا یہ سمجھنا کہ شفا ڈاکٹر یا اس کی دوا نے دی ہے تو یہ بات اس کو تباہ وبربادی کے خندق میں ڈھکیل دے گی چنانچہ اس کو یوں سمجھنا چاہیے کہ طبیب اور دوا بس ایک سبب ہے شفا تو خدا کے ہاتھ میں ہے اگر غیر اللہ کو بھی خدا کی ذات وصفات میں شریک کیا جائے تو اللہ کی ذات وصفات میں شرک ہے۔

ماھنامہ الرشید لکھنؤ

خدا کی ذات وصفات کو پہچاننے کا آسان طریقہ

معزز قارئین کرام! اللہ خدا کا ذاتی نام ہے اور جتنے اوصاف اور کام ہیں وہ رب کائنات کی صفات ہیں مثلاً رحمان، رحیم، غفار، ستار، وغیرہ وغیرہ خدا کے صفاتی نام ہیں بندہ جتنا زیادہ ہی خدا کی صفات کو سمجھے گا اتنا ہی زیادہ بندے کو اللہ کی معرفت نصیب ہو گی لفظ اللہ خدائے برتر کا ذاتی نام ہے اور یہ اس میں خدا تعالی کے علاوہ دوسرے کے لیے نہیں بولا جا سکتا غیر اللہ کو لفظ اللہ سے پکارنے والا متفقہ طور پر مفسرین کے نزدیک کافر ہے اللہ کے علاوہ دوسرے کا یہ نام نہیں بلکہ مالک دو جہاں کے لیے ہے یہ اسم خاص ہے بس اللہ کا ذکر کریں جس نے ہمیں اور ہمارے ماں باپ کو پیدا کیا اور ہمیں بے شمار نعمتیں دیں، کما قال اللہ عزوجل وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا چنانچہ اگر ہم اپنے بدن کے ہر ہر عضو پر غور کریں تو ہر عضو میں الگ الگ ہنر ہیں اور دنیا میں جتنی بھی چیزیں ہیں سب خدا داد ہیں غیر اللہ کا کوئی کردار نہیں اللہ ہم سب کو اپنی معرفت نصیب فرمائے اور ہمیشہ دین واسلام پر قائم ودائم رکھے آمنت باللہ کما ھو باسمائہ وصفاتہ وقبلت جمیع احکامہ ترجمہ۔ میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے اسموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام کو قبول کیا۔

مدرسہ بورڈ متعلق سپریم کورٹ کا فیصلہ تاریخ ساز: مولانا خالد رشید

مولانا خالد رشید فرنگی محلی

قاضئ شہر و امام عید گاہ لکھنؤ

لکھنؤ (انقلاب نیوز) مدرسہ بورڈ سے متعلق سپریم کورٹ کا فیصلہ تاریخ ساز ہے۔ ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ وطن عزیز میں مدارس کا وجود غیر آئینی نہیں ہے۔ یہ فیصلہ مسلمانوں کے حوصلوں کو مزید تقویت اور اعتماد بخشتا ہے۔ اپنے حقوق کی بازیابی کے لیے طویل قانونی لڑائی لڑنے والے تمام حضرات خصوصاً ہمارے وکلاء مبارک باد کے مستحق ہیں۔ ان خیالات کا اظہار امام عید گاہ لکھنو مولانا خالد رشید فرنگی محلی چیئر مین اسلامک سنٹر آف انڈیا نے اپنے ایک بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش حکومت نے مدارس کے لیے اصول وضوابط کے تحت ایک بورڈ بنایا تھا۔ اس کے تحت آنے والے مدارس غیر قانونی" کیسے ہو سکتے ہیں؟ مولانا نے کہا کہ سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے سے مدارس اپنے دائرہ کار کو مزید مفید اور وسیع کر سکتے ہیں۔ مولانا فرنگی محلی نے کہا کہ وطن عزیز کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے مدارس میں لاکھوں طلبہ کے لیے تعلیم، قیام وطعام کا نظام مفت کیا جاتا ہے۔ یہ مدارس شرح خواندگی میں اضافہ کرتے ہیں۔ ان میں بے روزگاری کی شرح بہت کم ہے۔ یہاں کے طلبہ اپنے کردار واخلاق سے معاشرے میں نمایاں حیثیت کے حامل ہوتے ہیں۔ مولانا نے کہا کی مختلف یونیورٹی میں وائس چانسلر بلیکچرار اور پروفیسر جیسے عہدے پر فائز ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ بطن عزیز کی آزادی میں ان مدارس کا اہم کردار رہا ہے۔ تاریخ ان مدارس اسلامیہ کی قربانیوں کو فراموش نہیں کر سکتی۔

ماہنامہ الرشید لکھنؤ

مجاہدینِ فلسطین کی ثابت قدمی

فضیل اختر قاسمی بھیروی

متعلم دارالعلوم دیوبند

فلسطین کی سرزمین دنیا کے اُن قدیم خطوں میں سے ایک ہے جس کا نام تاریخ کے اوراق میں عزم، حوصلہ، اور ثابت قدمی کے ساتھ کندہ ہے۔ یہ خطہ دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں کا مرکز و محور رہا ہے اور اپنے تاریخی ورثے، ثقافتی شکوہ، اور مذہبی وقار کے باعث ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں کی سرزمین ہمیشہ سے عظیم تمدن اور روحانی میراث کی امین رہی ہے۔ اسی باعث، یہاں کے باسی بھی اُس عظیم ورثے کے وارث ہیں، جنہوں نے ہر دور میں ظلم و جبر کے خلاف اپنی عزت، بقا، اور وقار کے لیے غیر معمولی استقامت کا مظاہرہ کیا ہے۔

یہ خطہ اپنے اندر نہ صرف طویل تاریخی حکایات و قصے سموئے ہوئے ہے بلکہ یہاں کے لوگ اپنے اسلاف کی روایات اور تہذیبی شناخت کو بھی برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ فلسطینی عوام کا جوش، ولولہ، اور پختہ عزم ہمیشہ سے ان کی قوت کا مظہر رہا ہے، جس نے انہیں ہر مصیبت اور آزمائش کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کے قابل بنایا ہے۔

فلسطینیوں کا یہ حوصلہ اور استقامت صرف ایک دفاعی ردعمل نہیں بلکہ ایک مضبوط یقین ہے کہ ان کی جدوجہد اور قربانیاں ایک دن ضرور رنگ لائیں گی۔ یہاں کے نوجوانوں، بچوں، بزرگوں، اور عورتوں کی غیر متزلزل جرأت، ان کی قربانیوں اور ان کی ثابت قدمی کی داستانیں تاریخ کے صفحات پر ہمیشہ زندہ رہیں گی۔

یہی وجہ ہے کہ فلسطین کی سرزمین اور یہاں کے لوگوں کا نام ہمیشہ سے عزم وہمت اور دلیری و استقلال کی علامت کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔ ان کی جرات مندی اور اپنی زمین کے ساتھ محبت، ان کی زندگیوں کا سرمایہ ہے اور یہی ان کی شناخت ہے۔

سرزمینِ فلسطین اپنی جغرافیائی انفرادیت کے لحاظ سے انتہائی ممتاز و نمایاں ہے۔ مغرب میں عظیم بحیرۂ روم کی نیلگوں وسعتوں سے لے کر مشرق میں دریائے اردن کی پرسکون موجوں تک پھیلا ہوا یہ خطہ، قدرتی حسن و جمال اور

جغرافیائی تنوع کا پُرکشش مظہر ہے۔ اس خطے کی زمین نے تاریخ کے بے شمار اہم واقعات و حادثات اور متعدد تہذیبوں و ثقافتوں کو اپنی گہرائی و گیرائی میں محفوظ رکھا ہے، گویا یہ خطہ انسانی تمدن و تاریخ کا زندہ مرقع اور مشاہدۂ زمانہ ہے۔

یہاں بیت المقدس جیسا شہر موجود ہے، جو نہ صرف تاریخی اعتبار سے قدیم بلکہ مذہبی لحاظ سے بھی انتہائی مقدس اور محترم مقام ہے۔ بیت المقدس مسلمانوں، عیسائیوں، اور یہودیوں کے لیے تقدیس و احترام کا مقام ہے، اور یہ شہر صدیوں سے روحانی حرارت اور مقدس تاریخ کا آئینہ دار رہا ہے۔ مسلمانوں کے لیے بیت المقدس اس لیے بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے کہ یہاں سرکارِ دوعالم حضرت محمد مصطفی ﷺ کو شب معراج کے موقع پر لایا گیا۔ اس شہر میں موجود مسجدِ اقصیٰ اسلام کا قبلۂ اوّل ہونے کے ناتے مسلمانوں کے لیے خصوصی مقام رکھتی ہے۔

مسجدِ اقصیٰ صرف ایک عبادت گاہ ہی نہیں بلکہ یہ مسلمانوں کی روحانی، تاریخی اور ثقافتی میراث کا عظیم ترین نشان ہے۔ یہ مسلمانوں کے ایمان وعقیدت کی وہ علامت ہے جس نے ہر دور میں انہیں مذہبی وابستگی، اجتماعیت اور عظمت کی یاد دہانی کرائی ہے۔ بیت المقدس کی یہ عظمت و جلالت اسے سرزمینِ فلسطین کے لیے غیر معمولی وقار و شان کا باعث بناتی ہے، اور اس سرزمین کے باسیوں کے لیے باعثِ فخر و امتیاز ہے۔

یوں فلسطین کا یہ مقدس خطہ، اپنے ہر چپے میں تاریخ، مذہب، اور تمدن کی ایسی گہری کہانیاں اور اقدار کو سموئے ہوئے ہے جن کی تابندگی وعظمت رہتی دنیا تک قائم رہے گی۔

فلسطینیوں نے ہر دور میں ظلم و ستم کا سامنا کیا ہے، لیکن صہیونی استعمار کے آغاز سے ان پر مصائب و مشکلات کی ایک نئی داستان رقم ہو چکی ہے۔ ۱۹۴۸ء میں اسرائیل کے قیام کے بعد فلسطینیوں کو اپنی سرزمین سے بے دخل کیا گیا، اور ان کی آزادی چھین لی گئی۔ لاکھوں فلسطینی خاندان جلاوطن ہو کر مختلف ممالک میں پناہ گزین ہونے پر مجبور ہو گئے۔

فلسطینی عوام نے ان تمام مصائب کو اپنی ثابت قدمی کے ساتھ برداشت کیا اور ہر ممکن کوشش کی کہ وہ اپنی

شناخت، ثقافت اور سرزمین کو بچا سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ فلسطین کی ثابت قدمی وہاں کی عوام کے عزم اور حوصلے میں نظر آتی ہے۔ فلسطینی مرد، عورتیں، بچے سبھی اپنی آزادی اور حقوق کے حصول کے لیے کوشاں و سرگرداں ہیں۔

جو رہے صدیوں سے کوشاں تیری عزوجاں میں

نذر کردے تجھ کو آزادی کی قرباں گاہ میں

انہوں نے ایک طویل عرصے سے صہیونی ریاست کے ظلم و ستم کا سامنا کیا ہے لیکن کبھی اپنے مقصد سے پیچھے نہیں ہٹے۔ فلسطینی نوجوانوں نے مزاحمت کی تحریک کو اپنی نسل کے لیے زندہ رکھا اور ہر ممکن جدوجہد کے ذریعے اپنی آزادی کے حصول کی کوشش کی۔ حماس، غزہ، اور دیگر مزاحمتی گروہوں نے بھی فلسطین کی آزادی کے لیے اپنا کردار ادا کیا۔

فلسطینیوں کی ثابت قدمی کو عالمی برادری کی جانب سے بھی بھرپور حمایت حاصل رہی ہے۔ مسلم ممالک کے ساتھ ساتھ دیگر قومیں بھی فلسطین کی آزادی کے حق میں آواز اٹھاتی رہی ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ کئی طاقتور ممالک اور ادارے صہیونی ریاست کے ساتھ کھڑے ہیں اور فلسطینیوں کی مشکلات کا حل نکالنے میں ناکام رہے ہیں۔ اگرچہ اقوامِ متحدہ کی جانب سے فلسطینیوں کے حقوق کے لیے متعدد قراردادیں پاس کی گئی ہیں، لیکن ان پر عمل درآمد نہیں ہوا۔

فلسطینی عوام آج بھی اس خواب کو زندہ رکھے ہوئے ہیں کہ ایک دن وہ اپنے آزاد وطن میں آزادی کی سانس لیں گے۔ ان کی ثابت قدمی اس امید کو تقویت بخشتی ہے کہ ان کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ فلسطینی ماؤں نے اپنے بچوں کو اس عزم کے ساتھ پروان چڑھایا ہے کہ وہ اپنی سرزمین کو آزاد کروا کر رہیں گے۔ ان کے اس حوصلے اور عزم کی مثال تاریخ میں بہت کم ملتی ہے۔

فلسطین کی سرزمین پر بسنے والے وہ سسکتے اور بلبلاتے ہوئے معصوم بچے استقامت اور ثابت قدمی کی روشن مثال ہیں۔

جو اپنی جانِ جاں آفریں کے حوالہ کرنے کو سعادت سمجھتے ہیں۔ جو بموں، توپوں اور گولیوں کا نشانہ بننے کے باوجود اعلیٰ ظرفی کے ساتھ اپنی پیشانیوں کو برضائے الٰہی سجدۂ شکر ادا کرنے کو باعث فخر سمجھتے ہیں اور اپنی روح کو اطمینان ویقین کا باعث گردانتے ہیں۔

ان کے عزم واستقلال نے دنیا کو یہ پیغام دیا ہے کہ ظلم وجبر کی قوتیں خواہ کتنی ہی طاقتور کیوں نہ ہوں، حق اور سچائی کی جدوجہد کو شکست نہیں دے سکتیں۔ فلسطینی عوام اپنی آزادی، ثقافت اور شناخت کے لیے جس صبر اور عزم کے ساتھ جدوجہد کر رہے ہیں، وہ یقیناً ایک دن رنگ لائے گی۔ (ان شاء اللہ)

ان کی استقامت اور قربانیاں دنیا بھر کے لوگوں کے لیے امید کی کرن ہیں کہ ہر اندھیرے کے بعد روشنی ضرور آتی ہے۔

ہزار برق گرے لاکھ آندھیاں اٹھیں

وہ پھول کھل کے رہیں گے جو کھلنے والے ہیں

ساحر لدھیانوی

ماہنامہ الرشید لکھنؤ

ڈیجیٹل دور اور مطالعہ

منہاج الدین سیتاپوری

دورۂ حدیث شریف دارالعلوم وقف دیوبند

مطالعہ کی اہمیت

مطالعہ سے جہاں معلومات میں اضافہ اور عمل کی راہیں ہموار ہوتی ہیں، وہیں مطالعے سے ذوق میں بالیدگی، طبیعت میں نشاط فکر و نظر میں تیزی اور ذہن و دماغ میں تازگی پیدا ہوتی ہے، ایک زندہ دل انسان کے لئے مطالعہ اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ زندگی کی بقاء کے لئے کھانا اور پانی، مطالعے کے بغیر شاہراہ حیات پر دو قدم بڑھانا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ شورش کاشمیری کہتے ہیں: کہ کتاب سا مخلص دوست کوئی نہیں، کسی مفکر نے کہا کہ مطالعہ انسان کی شخصیت کو ارتقاع کی بلندیوں تک پہنچانے کے لئے اہم کردار ادا کرتا ہے، مطالعہ شخصیت سازی کا محض کارگر ذریعہ ہی نہیں بلکہ زندہ قوموں کے عروج و کمال کا ضامن ہے، مطالعہ شعور و احساس کو جلا بخشنے کے ساتھ ساتھ انسان کو دیگر تمام فضول مشغولیات سے بچا لیتا ہے۔

امام غزالی فرماتے ہیں کہ جو شخص تین دن مطالعہ نہیں کرتا ہے اس کا ذہن مر جاتا ہے، سید سعادت اللہ لکھتے ہیں کہ جسے مطالعہ کی عادت نہ ہو وہ صرف ایک زندگی گزارتا ہے، اور جو مطالعے کا عادی ہوتا ہے وہ ہزاروں زندگیاں گزارتا ہے، اور یہ بات بھی سچ ہے کہ جو شخص کتب میں نہیں ہوتا وہ صرف کی دیواروں تک محدود رہتا ہے، اور جو مطالعہ کرتا ہے وہ دنیا کے مختلف افراد، افکار، خیالات و عادات اور تہذیب کے ساتھ جیتا ہے۔

کیا مطالعہ کے رجحان میں کمی ہوئی ہے؟

اس بات کو طویل عرصہ سے محسوس کیا جا رہا ہے کہ ہمارے حلقوں سے مطالعہ کا رجحان رفتہ رفتہ کم ہوتا جا رہا ہے، یہ رجحان نہ صرف عوامی حلقوں سے کم ہوا بلکہ ادیبوں، شاعروں، مفکروں، صحافیوں، اساتذہ اور طلبا سمیت معاشرے کے ان تمام حلقوں سے مطالعہ کا رجحان کم ہوا ہے جن کا اوڑھنا بچھونا ہی مطالعہ ہوا کرتا تھا، جن کی پہچان ہی مطالعہ اور کتابیں تھیں۔

نظر مضمون میں ہم نے اس انحطاط کا اہم ذمہ دار ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کو بتایا ہے تو اس پر کچھ تفصیل بھی آپ کے حوالہ کر رہے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

ٹیکنالوجی کے فوائد اور نقصانات

عہد حاضر کو دور جدید کہا جاتا ہے، ہم ایسے دور میں جی رہے ہیں جہاں ہر گزرتے دن کے ساتھ ایک نئی ایجاد وجود میں آجاتی ہے، گذشتہ نصف صدی میں ٹیکنالوجی، انٹرنیٹ کمپیوٹر جیسی اہم تخلیقات کیساتھ ساتھ تعمیر وترقی، اقتصادی وزراعتی میدانوں میں اور زندگی کے دیگر شعبے میں وہ ترقیاں ہوئیں کہ دنیا خود حیران ہے، ڈیجیٹل ترقی کی وجہ سے انسانی زندگی کافی آسان ہوگئی، انسان نے نئی نئی دریافتیں کیں، سمندر کی گہرائیوں کو چھان مارا، آسمان کی بلندیوں کو چھو آیا، گرچہ کہ آج کا زمانہ کھیلاتر ہے، جہاں ہر چیز آپ کے سامنے اور ہتھیلی پر ہے، سہولیات کی فراوانی ہے، موبائل فون، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی مدد سے جو چاہیں معلومات حاصل کریں، جو چاہیں کتابیں پڑھیں، جن مصنفین کی کتابوں کا چاہیں مطالعہ کریں، گھر بیٹھے قدیم وجدید کتابیں مہیا ہو جاتی ہیں، جس سے اہم فائدہ یہ بھی ہے کہ کتابوں کی قیمتوں کے بوجھ سے گھبرانے والے افراد بھی اپنی پسندیدہ اور مہنگی سے مہنگی کتابیں بآسانی پڑھ سکتے ہیں۔

لیکن۔۔۔۔ڈیجیٹل ٹیکنالوجی سے جہاں بے شمار فوائد ہو سکتے ہیں وہیں بے انتہاء نقصانات بھی یقینی ہیں، ڈیجیٹل دور نے خاندانی ملاقاتوں، فیملی ٹائم، ورزش اور نیند وغیرہ پر گہرے اثرات ڈالے ہیں۔ اس ٹیکنالوجی نے کسی بھی چیز پر ہماری توجہ کے دورانیے کو متاثر کیا ہے، ہم ایک وقت میں بہت سی معلومات کو جذب نہیں کر سکتے، اس نہ دکھائی دینے والی چیز کی وجہ سے ہم بہت ساری ذہنی اور جسمانی دباؤ میں ہیں، جدید ٹیکنالوجی نے ہم سے ہمارے اوقات، ہماری تہذیب اور روایت، آپسی خلوص ومحبت حتی کہ سب کچھ چھین لیا ہے، ہم نے ان کے ذریعے معلومات کا دائرہ وسیع تو ضرور کر لیا ہے لیکن مطالعے کی اس تبدیلی کی وجہ سے ہم معلومات کو دیرپا کرنے میں ناکام رہے۔

کیا ڈیجیٹل دور کتب بینی پر بھی اثر انداز ہوا ہے؟

جی ہاں جدید ٹیکنالوجی نے تمام روایتی طور وطریق، تہذیب وثقافت پر اثر انداز ہونے کے ساتھ ساتھ کتب بینی پر بھی اثر ڈالا ہے، اکیسویں صدی میں انٹرنیٹ کی فراوانی نے زندگی کے ہر شعبہ کو بالخصوص کتب بینی کو خاصہ متاثر کیا ہے، ہمارے حلقوں میں کتب بینی کے رجحان میں تیزی سے کمی واقع ہوتی ہے، کیونکہ مطالعے کی جگہ شوشل میڈیا نے لے لی ہے، آج کل طلباء، اساتذہ اور پڑھا لکھا طبقہ بھی کتب بینی کے بجائے انٹرنیٹ پر وقت گزارنے کو ترجیح دیتا ہے، دور حاضر میں مطالعہ صرف درسی کتب تک محدود ہو کر رہ گیا ہے، وجہ یہ ہے کہ ڈیجیٹل دور نے انٹرٹین کرنے کے لیے میوزک، فیلم، گیمز وغیرہ کی شکل میں ڈھیر سارا سامان میں ایسے دور میں مطالعہ کون کرے گا، جبکہ مطالعہ علم وحکمت اور تخلیقی ذہن کو پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے، برسوں کی تحقیق کے بعد لکھی جانے والی کتابوں کا مطالعہ ہمارے تخیل کو اونچی اڑان دیتا ہے لیکن گزشتہ چند برسوں میں مطالعہ پر ہونے والی متعدد تحقیقات میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ڈیجیٹل دور اپنے وجود کے دن سے ہی لوگوں کے دل ودماغ سے مطالعہ کی اہمیت وافادیت کو بے وقعت بنا کر کتب بینی کے چسکے اور دلچسپی کو ختم کرنے کا اہم ذریعہ بنا، پچھلے دو تین دہائیوں سے نہ صرف ذوق مطالعہ دم توڑ رہا ہے بلکہ ہم مطالعہ کی عدم دلچسپی کے اعتبار سے بدترین دور انحطاط کی سمت بڑھ رہے ہیں، شوشل میڈیا کی فنکاریوں نے اقوام عالم کو اس قدر مصروف کر کے رکھ دیا ہے کہ لوگ کتب بینی کا وقت ہی نہیں نکالنا چاہتے ہیں۔

کیا ڈیجیٹل دور میں مطالعہ ممکن ہے؟ جی ہاں ممکن ہی نہیں بلکہ آسان بھی ہے، بس انسان شوشل میڈیا کے استعمال کی حدیں مقرر کر لے، کن پلیٹ فارم سے فائدہ ممکن ہو گا، کن ایپلیکیشنس کو استعمال کرنا چاہئے اس سے آگاہی حاصل کر لے، اگر ٹیکنالوجی کا صحت مند استعمال پورے ہوش وحواس کے ساتھ اس کے فوائد ونقصانات کو سامنے رکھ کر کیا جائے تو کتب بینی کی بہت ساری راہیں ہموار ہوں گی، غریب اور متوسط طبقہ کتابوں کے اخراجات تلے دبنے سے بچ جائے گا، ٹیکنالوجی کی وجہ سے تعلیمی سطح میں اضافہ ہوا ہے، ایک تحقیق کے مطابق ۲۰۱۷ء کے بمقابلے میں ۲۰۲۲ء میں مصنفین

ماھنامہ الرشید لکھنؤ

اور ادیبوں کی تعداد میں مزید ۳۲ فیصد اضافہ ہوا ہے، یہ بجا ہے کہ لوگ آف لائن کتب بینی کو آن لائن ہر ترجیح دیتے ہیں لیکن آن لائن کی تعداد میں مزید ۳۲ فیصد اضافہ ہوا ہے، یہ بجا ہے کہ لوگ آف لائن کتب بینی کو آن لائن ہر ترجیح دیتے ہیں لیکن آن لائن کتب بینی کی وجہ سے مطالعہ کرنے والوں کے فیصد میں اضافہ بھی ہوتا جارہا ہے۔

ذوق مطالعہ کے انحطاط کی وجوہات؟

مطالعے کے رجحان میں انحطاط، جدید ٹیکنالوجی نے بہت کمی پیدا کی ہے، جدید سہولیات کی وجہ سے ڈیجیٹل دور میں سب کی توجہات کا مرکز انٹرنیٹ بن چکا ہے، نیز حکومتی سطح پر کتب بینی کے فروغ کی کوششیں نہ کرنا، مصنفین، پبلشرز کی حوصلہ افزائی نہ کرنا، فراہمی مطالعے کے رجحان میں کمی واقع ہونے کے اہم اسباب ہیں۔

تحریکِ تحفظِ ناموسِ رسالت لکھنؤ کے تعلق سے مولوی محمد انس قمر صاحب کا بیان

مولوی محمد انس قمر

صدر، تحریکِ تحفظِ ناموسِ رسالت لکھنؤ

حضرت محمد ﷺ کی شانِ اقدس کا تحفظ ہمارے ایمان کا لازمی جزو ہے۔ آپ ﷺ کی عزت و حرمت کا دفاع کرنا نہ صرف ہماری مذہبی ذمہ داری ہے بلکہ یہ ہمارے دین و ملت کی بقا کے لیے بھی ضروری ہے۔ آج جب دنیا بھر میں نبی اکرم ﷺ کی توہین کی کوششیں کی جارہی ہیں، ہم سب پر یہ فرض ہے کہ ہم اپنے نبی ﷺ کی عزت کا بھرپور طریقے سے دفاع کریں۔

تحریکِ تحفظِ ناموسِ رسالت اس مقصد کے لیے ایک مضبوط آواز بن کر اُبھری ہے، جو ہر مسلم فرد کو متحد کرتی ہے اور ان کو اپنے حقوق کے لیے آواز بلند کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ ہمارا پیغام واضح ہے:

"نبی ﷺ کی عزت پر کسی بھی قسم کی توہین برداشت نہیں کی جائے گی۔"

ہمیں اس تحریک کے ذریعے اپنے عزم و حوصلے کو اور مضبوط کرنا ہے تاکہ کوئی بھی شخص ہماری مقدس شخصیتوں کی بے حرمتی کی جرات نہ کرسکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی صفوں میں اتحاد، ثابت قدمی اور استقامت عطا فرمائے۔

ماہنامہ الرشید لکھنؤ

مقامِ صحابہ

عبد السبحان بوڑیوی

اسلام کی تابناک تاریخ میں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام ایک مقدس اور لازوال مثال کی صورت میں چمک رہا ہے۔ وہ عظیم ہستیاں جنہوں نے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی براہ راست صحبت پائی، ان کی نورانی تعلیمات کے عکس کو اپنے قلب و جان میں بسایا، اور اس علم و عمل کو آئندہ نسلوں تک منتقل کرنے میں اپنی زندگیاں قربان کر دیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی ہر سانس کو اللہ کی رضا اور اس کے رسول کی محبت میں وقف کیا، جنہوں نے ہر آزمائش اور ہر چیلنج میں ایمان کی راہ کو سینے سے لگایا، اور دنیا کے ہر خوف کو اپنے عزم کی روشنی سے مغلوب کر دیا۔ ان کی سیر تیں، ان کی قربانیاں اور ان کا ہر ہر عمل، مسلمانوں کے لیے ایک دائمی سبق ہے۔

ان نفوس قدسیہ کا تذکرہ قرآن کی آیات میں آیا، ان کی تعریف اللہ تعالیٰ نے خود فرمائی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ان سے محبت کو ایمان اور ان سے بغض کو نفاق کی علامت قرار دیا۔ ان کی صحبت اور ان کے کردار کو اختیار کرنا، دین کی سچی روح کو سمجھنے کا راستہ ہے۔ یہ وہ افراد تھے جنہوں نے زندگی کی آخری سانس تک حق کو بلند رکھا اور ہمارے لیے ایک ایسی مثال چھوڑ گئے جس سے ہم راہ مستقیم پا سکیں۔

محبت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ان کی عظمت کا تذکرہ ہمیں اس بات کی یاد دہانی کراتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول سے تعلق میں کس حد تک صدق اور اخلاص مطلوب ہے۔ ان کی زندگیوں کا مطالعہ ہمیں سکھاتا ہے کہ ایمان اور عمل کا سفر کیسا ہونا چاہیے، اور یہ کہ دین کے ہر اصول کی پاسداری میں کس قدر جانفشانی اور قربانی کی ضرورت ہے۔

صحابہ کرام کا تعارف

لفظ "صحابی" اس شخص کو کہا جاتا ہے جس نے حالت ایمان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہو اور ایمان پر ہی اس کی وفات ہوئی ہو۔ یہ عظیم ہستیاں اسلام کے پہلے قافلے کے رکن ہیں، جنہوں نے اسلام کو اپنے کردار، عمل اور علم سے دنیا کے کونے کونے تک پہنچایا۔

ماهنامہ الرشید لکھنؤ

قرآن میں صحابہ کرام کا مقام

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کی عظمت و فضیلت کو بارہا بیان کیا ہے۔ کچھ اہم آیات یہ ہیں:

(۱) سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ" (التوبہ: ۰۰)

اس آیت میں اللہ نے سب سے پہلے ایمان لانے والوں یعنی مہاجرین اور انصار کی تعریف کی ہے اور ان پر اپنی رضا کا اظہار کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی پسندیدہ جماعت قرار دیا ہے۔

(۲) سورہ الفتح میں اللہ فرماتے ہیں: "مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ" (الفتح:)

اس آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی صفات بیان کی گئی ہیں کہ وہ کفار کے سامنے سخت اور آپس میں رحم دل ہیں۔ ان کا کردار ایک عظیم اُسوۂ حسنہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

احادیث میں صحابہ کا مقام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صحابہ کرام کے مقام و مرتبہ کو واضح کیا ہے اور ان سے محبت اور احترام کا درس دیا ہے:

(۱) حدیث میں ہے: "لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ"

(ترجمہ: "میرے صحابہ کو برا مت کہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو وہ ان کے ایک مُد یا نصف مُد کے برابر نہیں ہو سکتا۔")

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)۔ اس حدیث سے صحابہ کرام کی عظمت اور ان کی قربانیوں کی قدر و قیمت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان کا درجہ ایسا بلند ہے کہ بعد والوں کے بہترین اعمال بھی ان کے اعمال کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

ماہنامہ الرشید لکھنؤ

(۲)صحابہ سے محبت کا حکم: "حُبُّ أَصْحَابِي مِنَ الإِيمَانِ، وَبُغْضُهُمْ مِنَ النِّفَاقِ"

(ترجمہ: "میرے صحابہ سے محبت رکھو کیونکہ ان سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے، اور ان سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔") (مسند احمد)

صحابہ کی خصوصیات اور کارنامے

صحابہ کرام کو جن صفات سے نوازا گیا، ان میں سب سے نمایاں ایمان، تقویٰ، جہاد فی سبیل اللہ اور علم دین ہے۔ انہوں نے نہ صرف اپنے ایمان کو بچایا بلکہ اس کی تبلیغ اور اشاعت بھی کی:

ایمان میں مضبوطی:

صحابہ کرام نے دین اسلام کے لئے ایسی قربانیاں پیش کیں جو قیامت تک ایمان والوں کے لیے مشعل راہ ہیں۔ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا گرم پتھروں پر کلمہ حق کہنا اور حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ پر کیے جانے والے مظالم اس کا بین ثبوت ہیں۔

علم اور تقویٰ میں بلند مقام:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا صدیق اکبر کے لقب سے نوازا جانا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عدل، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا علم اور حکمت میں مقام، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا سخاوت میں درجہ اس بات کا مظہر ہے کہ صحابہ کرام دین میں اعلیٰ ترین مقام پر تھے۔

تبلیغ اور جہاد فی سبیل اللہ:

صحابہ کرام نے دین اسلام کو دنیا کے مختلف خطوں میں پھیلانے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کیں۔ ان کی محنتوں سے اسلام کا نور ایران، روم اور دور دراز ممالک تک پہنچا۔

ماھنامہ الرشید لکھنؤ

مقامِ صحابہ پر اجماعِ امت

مقامِ صحابہ پر اجماعِ امت ہے اور یہ بات طے شدہ ہے کہ تمام صحابہ عادل اور امانت دار تھے۔ علمائے امت نے اس پر اجماع کیا ہے کہ صحابہ کرام کے ایمان اور نیت میں کوئی شک نہیں۔ ان پر طعن و تشنیع کرنا یا ان کے مقام کو گھٹانا اہل سنت والجماعت کے عقائد کے خلاف ہے۔

صحابہ کی عظمت کو پہچاننے کی اہمیت

صحابہ کرام کی عظمت کو تسلیم کرنے اور ان سے محبت رکھنے میں امت کی سلامتی ہے۔ ان سے بغض اور دشمنی پیدا کرنا دین سے دوری کی نشانی ہے۔ وہ اسلام کی ایسی بنیاد ہیں جن پر دین کا قصر کھڑا ہے، ان کی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور ان سے نفرت رسول اللہ سے دوری کا باعث ہے۔

الغرض صحابہ کرام کی عظمت اور مقام کو سمجھنا اور اس کی حفاظت کرنا ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔ انہوں نے جس طرح سے اپنی زندگیاں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں قربان کیں، وہ ہر مسلمان کے لئے نمونہ ہیں۔ ان کے بغیر دین ہم تک نہ پہنچتا، اس لئے ان کی تعظیم و تکریم ہمارے ایمان کا لازمی جز ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی عظمت و مقام کو دل و جان سے تسلیم کرنے کی سعادت بخشے۔ آمین

ماہنامہ الرشید لکھنؤ

تعلیم رسول ﷺ کے اثرات

حضرت مولانا عبد العلیم فاروقیؒ
سابق مہتمم دارالمبلغین لکھنؤ

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی آنے والی نسل کی فلاح دنیا اور آخرت کی کامیابی و نجات کے لئے حق سبحانہ تعالی سے دعا کی تھی کہ میری اولاد میں ایک ایسا رسول بھیج دیجئے جو ان کو آپ کی آیات پڑھ کر سنائے اور قرآن و سنت کی تعلیم دے اور ان کو ظاہری و باطنی گندگیوں سے پاک کرے۔ سیدنا حضرت ابراہیم نے جس رسول کے بھیجنے کی دعا کی تھی وہ آنحضرت ﷺ ہی ہیں۔ ایک حدیث میں آپ نے فرمایا کہ میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا اور حضرت عیسی کی بشارت ہوں۔

اللہ تعالی نے شروع ہی سے انسانوں کی ہدایت و اصلاح کے لئے ہمیشہ ہر زمانے میں آنحضرت ﷺ تک دو سلسلے جاری رکھے ہیں (۱) ایک آسمانی کتابوں کا، (۲) دوسرے اس کی تعلیم دینے والے رسولوں کا، جس طرح صرف کتاب نازل فرمادینے کو کافی نہیں سمجھا اسی طرح صرف رسولوں کے بھیج دینے پر بھی اکتفا نہیں فرمایا بلکہ دونوں سلسلے برابر جاری رکھے۔

اللہ تعالی نے اپنے اس دستور سے ایک بڑے علم کا دروازہ کھول دیا کہ انسان کی صحیح تعلیم و تربیت کے لئے نہ صرف کتاب کافی ہے نہ کوئی مربی انسان بلکہ ایک طرف آسمانی ہدایات اور الہی قانون کی ضرورت ہے جس کا نام کتاب یا قرآن ہے، دوسری طرف ایک مربی اور معلم انسان کی ضرورت ہے جو اپنی تعلیم و تربیت سے عام انسانوں کو آسمانی ہدایات سے واقف کرائے اور ان کا خوگر بنائے۔

یہی وجہ ہے کہ جس طرح اسلام کی ابتدا ایک کتاب اور ایک رسول سے ہوئی، ان دونوں نے مل کر ایک اعلی مثالی معاشرہ دنیا میں قائم کیا اسی طرح آگے آنے والی نسلوں کے لئے بھی ایک طرف شریعت مطہرہ اور دوسری طرف

رجال اللہ (خدا کے نیک بندوں) کا سلسلہ رہا، قرآن نے جگہ جگہ اس کی ہدایات دی ہیں، فرمایا: یا أیھا الذین آمنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین. (اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ رہو) پورے قرآن کا خلاصہ سورۃ فاتحہ ہے اور سورہ فاتحہ کا خلاصہ صراط مستقیم کی ہدایت ہے، اس صراط مستقیم کا پتہ دینے کے لئے صراط القرآن (قرآن کا راستہ یا صراط الرسول (رسول کا راستہ) یا صراط السنۃ (سنت کا راستہ) کہنے کے بجائے کچھ اللہ والوں کا پتہ دیا گیا کہاں سے یہ صراط مستقیم حاصل کی جائے: صراط الذین أنعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین یعنی صراط مستقیم ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر اللہ تعالی کا انعام ہوا نہ کہ ان لوگوں کا جو گمراہ ہو گئے) دوسرے مقام پر اس کی وضاحت کر دی گئی کہ انعام کن لوگوں پر ہوا ہے: فأولئك الذين أنعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين (کہ انعام پانے والے نبی، صدیق، شہداء اور صالحین ہیں)۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد کیلئے کچھ حضرات کے نام متعین کر کے دینی معاملات میں ان کا اتباع کرنے کی ہدایت فرمائی صحیح بخاری کی حدیث میں ہے: اقتدوا بالذین من بعدی أبی بکر و عمر (یعنی میرے بعد ابو بکر و عمر کی پیروی کرو)۔ اور ایک حدیث میں ارشاد فرمایا: عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين، میرا اور خلفاء راشدین کا طریقہ اختیار کرو۔

جو خوش نصیب حضرات رسول اللہ کی زیر تربیت اور آپ کی صحبت میں رہے تعلیم کے ساتھ ان کا باطنی تزکیہ بھی ہوتا گیا اور جو جماعت صحابہ کرام کی تیار ہوئی ایک طرف ان کی عقل و دانائی اور علم و حکمت کی گہرائی کا یہ عالم تھا کہ ساری دنیا کے فلسفے ان کے سامنے گرد ہو گئے اور دوسری طرف ان کے تزکیہ باطن کا اور اللہ سے تعلق و اعتماد کا یہ عالم تھا کہ قرآن نے ان کی تعریف میں بتایا: والذين معه أشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله ورضوانا- "جو آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں، آپس میں رحم دل ہیں، تم انھیں رکوع سجدہ کرتے ہوئے دیکھو گے وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضامندی تلاش کرتے ہیں۔ یہی وجہ تھی وہ جس طرف چلتے تھے فتح و نصرت ان

ماہنامہ الرشید لکھنؤ

کے قدم چوم لیتی تھی، خدا کی تائید ان کے ساتھ ہوتی تھی عقلوں کو حیرت میں ڈالنے والے ان کے کارنامے جو آج بھی ذہنوں کو مرعوب کئے ہوئے ہیں وہ اسی تعلیم وتزکیہ اور تربیت نبوی کے اعلی نتائج ہیں۔

(حوالہ: جشن سرکار دوعالم ﷺ (شمارہ(۲۹) دسمبر ۲۰۱۶ ص:۹)۔

رسالہ النجم لکھنؤ کا مختصر تعارف: اس رسالے کو پھر سے شائع کرنے کی کیا وجہ پیش آئی؟

رسالہ النجم لکھنؤ

امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور فاروقی رحمۃ اللہ علیہ نے النجم نامی ہفت روزہ اخبار ۷ رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو اس وقت نکالا جبکہ لکھنؤ میں شیعوں کی طرف سے سخت کشیدگی پھیلائی جارہی تھی، اور مسلمانوں کے عقائد پر سخت حملے کئے جارہے تھے، علی الاعلان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر تبرا کیا جارہا تھا، شیعوں کی جانب سے پورے، ملک سے مختلف اخبارات اسی کام کیلئے نکالے جارہے تھے۔ النجم کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کے عقائد کی اصلاح کی جائے صحابہ کرام کا دفاع کیا جائے، ابتدا میں یہ ہفت روزہ اخبار تھا پھر ماہنامہ کی شکل میں نکلنے لگا، پھر کچھ دنوں کے بعد پندرہ روزہ رسالہ کی حیثیت سے نکلا، اس نے وہ کام کیا جس کو بڑی بڑی لائبریریاں انجام نہ دے سکیں، لیکن یہ یہ رسالہ ۱۹۳۷ءکچھ سرکاری دشواریوں کی وجہ سے بند ہو گیا تھا۔ ۱۹۷۰ء میں امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند میرے دادا مولانا عبدالمہیمن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار پھر اس کو جاری کیا، کچھ سالوں تک نکلا لیکن پھر یہ بند ہو گیا۔

آج ایک بار پھر اس رسالے کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہم لوگوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایک بار پھر اسی مشن اور اسی نہج پر اسی نام سے ایک نہایت مختصر پرچہ آن لائن جاری کیا جائے جس سے نئی نسل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی پاکیزہ زندگیوں سے روشناس کرایا جائے اور ان کی تعلیمات کا نئے طرز سے نشرو اشاعت کا کام انجام دیا جائے، امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں سے ماخوذ مضامین کی نسل کے سامنے آئیں اور ان بزرگان دین کا کچھ مختصر تعارف پیش کیا جائے جن کا امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق تھا، تاکہ لوگ ان کی زندگیوں سے سبق لیں اور دنیا و آخرت میں سرخروئی حاصل کریں۔

یہ رسالہ ہر قمری مہینے کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو آنلائن جاری کیا جارہاہے۔

باہتمام: مولانا عبدالکبیر فاروقی

+91 88538 67767

ماہنامہ الرشید لکھنؤ

تعمیر قوم میں تعلیم کا کردار

اسجد نعمانی کشنگنجی
دارالعلوم دیوبند

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جب دنیا میں تشریف آوری ہوئی تو اُس وقت یہ دنیا ہر قسم کی شناعت وقباحت کا مرکز بنی ہوئی تھی، عام لوگوں کی جان ومال اور عزت وآبرو کچھ بھی محفوظ نہ تھے اور نہ ہی اخلاق وکردار کا نام ونشان تھا، ظلم وستم اور جور وجفا کی انتہا نہ تھی اور معاشرے کا ہر فیصلہ "جس کی لاٹھی اس کی بھینس،، کے اصول پر مبنی تھا۔

تعلیم کی اہمیت قرآن پاک کی نظر میں:

ان حالات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی، پھر جب عمر مبارک چالیس برس ہوئی تو آپ علیہ الصلاۃ والسلام کو نبوت کا تاج گہر بار پہنایا گیا، تو ظاہرا یہ خیال ہو سکتا ہے کہ ان حالات میں پہلی وحی اصلاح عقیدہ کے پہلو سے اثبات توحید اور ابطال شرک کے متعلق نازل ہونی چاہیے تھی، یا انسانی نظریے سے ایسی آیت اترنی تھی جس میں ظلم وتشدد سے روکا گیا ہو، انسانی محبت واخوت کی دعوت دی گئی ہو؛ مگر آپ علیہ الصلاۃ والسلام پر سب سے پہلے جو آیت اتری اس میں مذکورہ امور میں سے کسی کا تذکرہ نہیں ہے؛ بل کہ تعلیم وتعلم کا تذکرہ ہے؟ کیوں کہ علم روشنی کے مانند ہے کہ جس طرح روشنی کی ہر شخص کو ضرورت ہے اسی طرح علم کے بغیر خوش گوار زندگی کا تصور نہیں۔

اسلامی معاشرے میں تعلیم کا فقدان اور حل:

آج مسلم سماج میں تعلیم وتربیت کی کمی وکوتاہی ہے، عقائد واعمال اور معاشرت واخلاق کی زیادہ تر بُرائیاں جہالت ہی کا نتیجہ ہیں، لاعلمی کی اندھیری ہی میں یہ تمام فتنے جڑ پکڑتے ہیں؛ اس لیے حل یہ ہے کہ علم کی روشنی جتنی پھیلے گی یہ مفاسد بھی خود بخود مٹ جائیں گے، تعلیم کے بغیر معاشرتی خرابیوں کو دور کرنے کی مثال "جڑ کے بجائے ٹہنیوں اور پتوں میں پانی دینے" کی ہے۔

اسلام کا مذہبی تعلیم پر عدم انحصار:

مذہب اسلام نے محض دینی تعلیم ہی کو اہمیت نہیں دی؛ بل کہ اُس عصری تعلیم کو بھی مرکز توجہ بنایا ہے جو انسان کو نفع دے، نقصان نہ دے اور لوگوں کے مسائل کو حل کرے؛ یعنی علم نافع کو اہمیت دی ہے چاہے وہ دینی اعتبار سے نفع بخش ہو یا دنیوی اعتبار سے؛ چناں چہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم علم نافع کی دعا فرماتے تھے اور علم غیر نافع سے پناہ مانگتے تھے، اس اصول پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بیشتر عصری علوم وفنون علم نافع کی فہرست میں آتے ہیں۔

اسلام نے علم کے اعتراف میں اپنے وبیگانے کا امتیاز نہیں کیا؛ چناں چہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے غزوۂ بدر میں غیر مسلم قیدیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: "اُن میں جو تعلیم یافتہ ہیں وہ دس مسلمانوں کو تعلیم دیں، یہی ان کا فدیہ رہائی ہے ؟اس سے پتہ چلتا ہے کہ تحصیل علم بہر حال ضروری ہے؟ خواہ اس کے لیے فاقہ کشی اختیار کرنا پڑ جائے۔

آج مسلمانوں کو یہی سمجھانے کی ضرورت ہے کہ چاہے وہ معاشی تنگی گوارا کرلیں؛ مگر اولاد کو بہر صورت تعلیم سے آراستہ کریں۔

اللہ تعالی تمام مسلمانوں کو عمل کرنے کی توفیق عطا

مسئلہ

شہید کی تجہیز و تکفین

شہید کی تعریف: وہ مسلمان جو بطور ظلم کے کسی ایسے ہتھیار سے قتل کیا گیا ہو جو انسان کو زخمی کردے (جیسے تلوار یا بندوق وغیرہ) اور اس کے قتل سے مال (خون بہا) واجب نہ ہوا ہو بلکہ قصاص واجب ہوا ہو یا اس کو کسی کا فریا ڈاکو نے زخمی کرنے والے ہتھیار کے بغیر قتل کیا ہو اور اس نے دنیوی راحت (مثلاً کھانا، پینا، دوا وغیرہ) سے فائدہ نہ اٹھایا ہو تو اس کو شہید کہتے ہیں۔

شہید کا حکم یہ ہے کہ اس کو غسل نہیں دیا جائے گا اور اس کے خون آلود کپڑے بھی اس کے بدن سے نہیں اتارے جائیں گے، بلکہ انہی خون آلود کپڑوں کے ساتھ اس کو دفن کر دیا جائے گا، البتہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

آج مسلمانوں کو ظلم وستم کی چکیوں میں کیوں پیسا جارہا؟

رضی اللہ خیر آبادی
تکمیل افتاء دارالعلوم وقف دیوبند

محترم قارئین: آج مسلمانوں پر جو حالات ہیں وہ کسی پر مخفی نہیں ہیں، ہر طریقہ سے مسلمانوں کو ختم کرنے کی سازشیں کی جارہی ہیں، ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں، مسلمانوں کو ایک کمزور طاقت سمجھا جارہا ہے، بے دریغ فتنہ وفساد کی چکیوں میں پیسا جارہا ہے، بلاقصور جیلوں کی سلاخوں میں ڈالا جارہا ہے، علماء کو دہشت گردی کے الزام میں پھنسایا جارہا ہے، مسجدوں اور مدرسوں کو ٹارگیٹ کیا جارہا ہے، اس قدر ظلم وزیادتی ہورہی ہے کہ جس کو بیان کرتے ہوئے دل لرز جاتا ہے، ظلم وستم کی تو انتہاء ہوچکی ہے، حتی کہ مسلمانوں کے نام اور لباس سے بھی نفرت کی جارہی ہے، حالانکہ ایک وقت ایسا تھا جب اسی ملکِ ہندوستان پر ہماری ہی حکمرانی چل رہی تھی، لوگ ہمارے ہی غلام بنے ہوئے تھے، لیکن آج ہماری کیا حالت ہوچکی ہے، وہ سب ہماری نظروں کے سامنے ہے، ایسے وقت میں ہم سب کے دل میں سوال پیدا ہورہا ہے کہ اتنے نازک اور سنگین حالات میں بھی اللہ کی نصرت اور مدد کیوں نہیں آرہی ہے؟ مولانا کلیم صدیقی صاحب کو گرفتار کیا گیا اللہ کی مدد کیوں نہیں آئی؟ بہرائچ کو جلایا جارہا ہے، گھروں کو اجاڑا جارہا ہے، لیکن اللہ کی نصرت کیوں نہیں آرہی؟ مزید یہ کہ جو مظلوموں کی مدد کے لئے آواز اٹھائے اس کو بھی گرفتار کیا جارہا ہے، لیکن اللہ کی نصرت نہیں آرہی؟ ابھی حال ہی میں نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کی زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنے والی ایک عظیم شخصیت (منور زماں صاحب) کو گرفتار کرلیا گیا، ایسے ہی ابھی مظفر نگر میں تقریباسات سو مسلمانوں کے خلاف بلاقصور کیس درج کروادیا گیا، اور نہ جانے اس طرح کے کتنے کیسیز ہوچکے اور ہورہے ہیں، جن کی خبر سوشل میڈیا تک نہ پہنچ سکی، کیا ان حالات کو اللہ نہیں دیکھ رہا ہے؟ کیا اللہ ان حالات سے بے خبر ہے نعوذ باللہ؟ کیا اللہ کی مدد نہیں آسکتی؟

بالکل آسکتی ہے، لیکن یاد رکھئے اللہ مظلوموں کی مدد کرتا ہے مجرموں کی نہیں، ہم اللہ کے کھلے ہوئے مجرم ہیں، ہم اعلانیہ طور پر اللہ کی نافرمانی میں ملوث ہیں، اللہ کے احکام اور نبی کریمؐ کی سنت کو ہم چھوڑ رہے ہیں، تو بتایئے اللہ کی مدد کیسے آسکتی ہے۔

ماهنامہ الرشید لکھنؤ

اگر ہمارے حالات درست ہوتے تو نہ جانے کتنی پہلے مدد آچکی ہوتی، جس خدا نے جنگ بدر میں مدد فرمائی تھی، جنگ احد میں مدد فرمائی تھی، کیا وہ خدا آج مدد نہیں کر سکتا؟ بالکل کر سکتا ہے، بس ضرورت ہے ہمیں اپنے آپ کو سنوارنے اور اپنے حالات کو بدلنے کی، اگر ہم یونہی پڑے سوتے رہے، غفلت میں زندگی گزارتے رہے، تو یونہی ہم ظلم وستم کی چکیوں میں پستے رہیں گے۔ اور دنیا تماشا دیکھتی رہے گی۔ یہ میں خود نہیں کہہ رہا، بلکہ مشکوۃ شریف، صفحہ نمبر ۳۲۳ پر حدیث قدسی موجود ہے:

وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: أَنَا اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا مَالِكُ الْمُلُوكِ وَمَلِكُ الْمُلُوكِ قُلُوبُ الْمُلُوكِ فِي يَدِي وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا أَطَاعُونِي حَوَّلْتُ قُلُوبَ مُلُوكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّأْفَةِ وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا عَصَوْنِي حَوَّلْتُ قُلُوبَهُمْ بِالسُّخْطَةِ وَالنِّقْمَةِ فَسَامُوهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَى الْمُلُوكِ وَلَكِنِ اشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ كَيْ أَكْفِيَكُمْ ملوككم «. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي» الْحِلْيَةِ.

نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ: کہ اللہ تعالی خود فرماتا ہے: کہ میں اللہ ہوں، میں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، دنیا کے بادشاہوں کے دل میرے قبضۂ قدرت میں ہیں، اگر میرے بندے میری اطاعت اور فرماں برداری کرتے رہیں گے تو میں بادشاہوں کے دلوں کو نرم کردونگا، بادشاہوں کے ظلم سے بچالونگا، کوئی ان کو پریشان نہیں کر سکے گا، کوئی ظلم نہیں کر پائے گا، چین اور سکون کی زندگی جئیں گے، لیکن اگر میرے بندے میری نافرمانی پر اتر آئے، تو میں ظالم بادشاہوں کو ان پر مسلط کردونگا، وہ ان کو ماریںگے، ستائیں گے، کوئی ان کے معاملہ میں غور کرنے والا نہیں ہوگا۔

جیسا کہ ہم سب اپنے ملک ہندوستان میں دیکھ رہے ہیں، اس حدیث کو سامنے رکھ کر ہم اپنے ملک کا جائزہ لیں، کہ کس قدر اللہ کی نافرمانی کی جارہی ہے، کھلم کھلا شراب پی جارہی ہے، زناکاری وبدکاری کی جارہی ہے، جس کی وجہ سے آج مسلمانوں کو کاٹا اور مارا جارہا ہے، کوئی ایسا ظلم نہیں ہے جو مسلمانوں پر نہ ہو رہا ہو، اس کے باوجود آج ہم سدھرنے کو تیار نہیں ہیں، ہمارا رشتہ قرآن کریم سے ختم ہو چکا، مدرسوں سے ختم ہوچکا، نماز ہم نہیں پڑھتے، زکوۃ ہم نہیں دیتے، اللہ کے احکام کو ہم توڑ رہے ہیں تو بتایئے اللہ کی مدد کیسے آسکتی ہے۔

اس لئے میں ایک طالب علم کی حیثیت سے تمام مسلمانوں سے درخواست کررہاہوں، کہ ہر ایک اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش کریں، خصوصی دعاؤں کے اہتمام کے ساتھ ساتھ راتوں کی تنہائی میں گڑگڑاکر سربسجود ہوکر اپنے اللہ کو منالیں، گناہوں سے دور رہیں، نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ اللہ کے احکام اور نبی کریم ﷺ کی سنتوں کو اپنالیں، انشاء اللہ ہندوستان کے حالات درست ہوسکتے ہیں،اس کے علاوہ میرے پاس کوئی چارۂ کار نہیں، ان حالات سے نپٹنے کا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔

نہیں ہے ناامید اقبالؔ اپنی کشت ویراں سے
ذرانم ہوتو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

دعاہے کہ اللہ تعالی تمام مسلمانوں کے حالات کو درست فرمائے، اور بلاقصور جیلوں میں پھنسے ہوئے مسلمانوں کی رہائی کی صورتیں پیدا فرمائے، اور اپنی خصوصی مدد ونصرت کا معاملہ فرمائے۔ آمین یارب العالمین

جب تم قرآن پڑھو تو: اسے خوبصورتی سے پڑھنے کی کوشش کرو۔
اس کی رحمت بھری آیات پہ رحمت مانگو، عذاب کی آیات پہ مغفرت طلب کرو
اس کے معنی میں غورو فکر کرو اور اللہ سے ڈرتے ہوئے خشوع میں ڈوب کر پڑھو۔
یوں قرآن کی تلاوت تمھارے دل کو نور سے بھرتی جائے گی۔
حتیٰ کہ تمھارا سارا وجود ہر رگ وریشہ نور سے بھر جائے گا اور تم ہدایت کی راہوں کی طرف مڑجاؤ گے۔
✦ اپنا مصحف روزانہ کھولیں جتنا آسانی سے ہوسکے اُتنا پڑھ لیا کریں اَللّٰھُمَّ اجْعَلِ الْقُرْآنَ رَبِیْعَ قُلُوْبِنَا

آتی رہے گی تیرے انفاس کی خوشبو

اشہد احمد

متعلم: دارالعلوم دیوبند

تاریخ انسانی میں بعض کی روداد، تذکرے، محاسن اور فضل وکمال اپنے باب میں قید کرلیتے ہیں، جس کا اسیر ہونا بھی قابل فخر بات ہے، تکلیف وپچھتاوے کا میزان بے قابو ہو جاتا ہے جب عبقری شخصیات کے آنگن میں رہ کر بھی التفات و توجہ کے بغیر وقت گذاردیں، استفادہ کماحقہ نہ کرسکیں، وہ شخصیت ادیب، مفکر، مصنف، جید عالم دین، مولانا ندیم الواجد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہے، آپ سے متعارف تو بندہ تھا ہی، پر زیارت کا موقع نہ ملا تھا، سال گزشتہ جب دارالعلوم میں داخلہ ہو گیا، پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علمی دلچسپی کا مظہر "دارالکتاب" کے چکر کاٹنے کا موقع بھی ملتا تھا، لیکن بوجہ سادگی آپ سے بارہا گفتگو کے بعد بھی پتہ نہ چلا کہ یہ وہی شخصیت ہے۔

معرفت کے بعد بار بار رشک کرتا، اور آپ کے صاحب اوصاف حمیدہ، نرم دل، مسکراتا چہرہ، مفکر ذہن، مشفق، اور راہنما ہونے پر دل گواہی دینے پر مجبور رہا، اور ملاقات و دعا کا موقع بھی ملتا رہا، براہ راست استفادہ کا ارادہ سے حاضری بھی دیتا رہا پر آپ کی مصروفیت اس کی اجازت نہیں دے رہی تھی، دریں زماں آپ کی علاج کی خبر پہنچی تو ارادۂ استفادہ اپنی غفلت پر ملامت کرنے لگا اور جب وفات کی خبر نے بسمت سمع صاعقہ بن کر سارے نظام ذہنی کو شل کر دیا، دل کا تحرک اور دماغ کے سکون نے اپنے سے بے خبر کر دیا، بار بار آپ کی ملاقات و گفتگو کے یادگار مواقع کو یاد کر کے تسلی لینا پڑی، کبھی متحرک دل ساکن دماغ کا مواسی بنتا تو کبھی یہ اسکا، جب بے چینی زنجیر زندان سے تڑپ کر چھوٹ گئی تو ایک ہی ذریعہ تھا جو حال کو ماضی سے جوڑ سکتا تھا اور وہ کتب بینی ہے؛ چوں کہ کرب والم آپ سے متعلق تھا تو حضرت مولانا کی تصانیف سے استفادہ کی خاطر آپ ہی کے مکتبہ سے دستیاب کتب کو لے کر خلوت گزیں ہو گیا کہ تھوڑے سے وقت میں ساری کتاب پڑھ ڈالی، اور سوچنے پر مجبور ہوا کہ کمال قاری کا تھا یا مصنف کتاب کا، پھر دل اپنی بے لیاقتی وصلاحی ابھر ارہا تھا،

اور حادثہ فاجعہ سے فجعت کا ماحول سے بنا رہا، پژمردگی چھائی ہوئی تھی بس! صرف دعا ہے کہ اللہ رب العزت آپ کی صلاح واوصاف حمیدہ، اور علم وفکر ہمارے اندر بھی پیوست کردے اور آپ کی درجنوں کتب سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے اور ساتھ ساتھ آپ کے عظیم اور لائق فائق فرزند مولانا یاسر ندیم الواجدی صاحب کا فیض سارے عالم میں مزید عام ورسم فرمائے! اللہ مولانا مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین یارب العالمین

تحریکِ تحفظِ ناموسِ رسالت لکھنؤ اور ماہنامہ الرشید لکھنؤ کا تعلق: فیض رشید لکھنوی

فیض رشید لکھنوی
بانی وجنرل سکریٹری
تحریکِ تحفظِ ناموسِ رسالت لکھنؤ

تحریکِ تحفظِ ناموسِ رسالت لکھنؤ کے مشن کو مؤثر طریقے سے عوام تک پہنچانے کے لیے ماہنامہ الرشید لکھنؤ ایک اہم اور طاقتور وسیلہ ہے۔ اس ماہنامہ نے ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کے حقوق کے دفاع میں اہم کردار ادا کیا ہے، اور خاص طور پر نبی اکرم ﷺ کی عزت وحرمت کے تحفظ کے حوالے سے اس نے مسلسل آواز بلند کی ہے۔

ماہنامہ الرشید نے تحریکِ تحفظِ ناموسِ رسالت کے پیغامات کو نہ صرف لکھنؤ بلکہ پورے ہندوستان اور دنیا بھر میں پہنچانے کا فریضہ ادا کیا ہے۔ اس کا ادارتی مواد، مضامین، اور کالمز مسلمانوں کو اپنے نبی ﷺ کی محبت اور عزت کے تحفظ کے لیے آگاہ کرتے ہیں اور تحریک کے مقصد کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔

ہدیہ تشکر

الحمدللہ! شہر لکھنؤ ہمیشہ سے ایسی نابغہ روزگار شخصیات کی آماجگاہ رہا ہے جو علمی و فکری میدان میں ہمہ تن مصروف رہنے کے ساتھ ساتھ عصری چیلنجز کا مقابلہ کیا اور امت مسلمہ کے نوجوانوں کے اذہان و قلوب میں بیداری کی شمع روشن کی۔

انہی بلند پایہ شخصیات کے طرز عمل کو اپناتے ہوئے محترم حافظ محمد فیض رشید صاحب لکھنؤی نے علمی و فکری میدان میں عزم و حوصلے کا اظہار کیا۔

جو اپنی پوری ٹیم کے ساتھ خالصتاً اللہ کی رضا کے لئے کثیر مصروفیات کے باوجود امت کو بیدار کرنے کا جوش و جذبہ رکھتے ہیں۔ ان کی قائم کردہ تحریکِ تحفظ ناموس رسالت اور ہر ماہ جاری ہونے والا "ماہنامہ الرشید لکھنؤ" دراصل اس ٹیم کی بلندیِ ہمت و عزم و استقلال کی عظیم مثال ہیں۔ ان نوجوانوں کا یہ کارنامہ واقعی علامہ اقبال کے اس شعر کی عملی تفسیر ہے:

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں۔

لہذا میں دل کی عمیق گہرائیوں سے حافظ محمد فیض رشید صاحب اور ان کی پوری ٹیم کو تہنیت پیش کرتا ہوں اور بارگاہِ الٰہی میں دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائے، ان کی حفاظت فرمائے اور ان کے جذبے کو کبھی ماند نہ ہونے دے۔ نیز اس ماہنامہ کو خلق خدا کے لیے نافع بنائے۔ آمین!

آخر میں تمام دوست و احباب سے التماس ہے کہ "ماہنامہ الرشید لکھنؤ" کا باقاعدہ مطالعہ کریں اور اس عظیم ٹیم کی حوصلہ افزائی جاری رکھیں تاکہ یہ مشن مزید وسعت و کامیابی سے ہمکنار ہو۔ از: رضی اللہ خیر آبادی

ماہنامہ

الرشید

لکھنؤ

جمادی الاول ۱۴۴۶ھ مطابق ماہ نومبر ۲۰۲۴ء

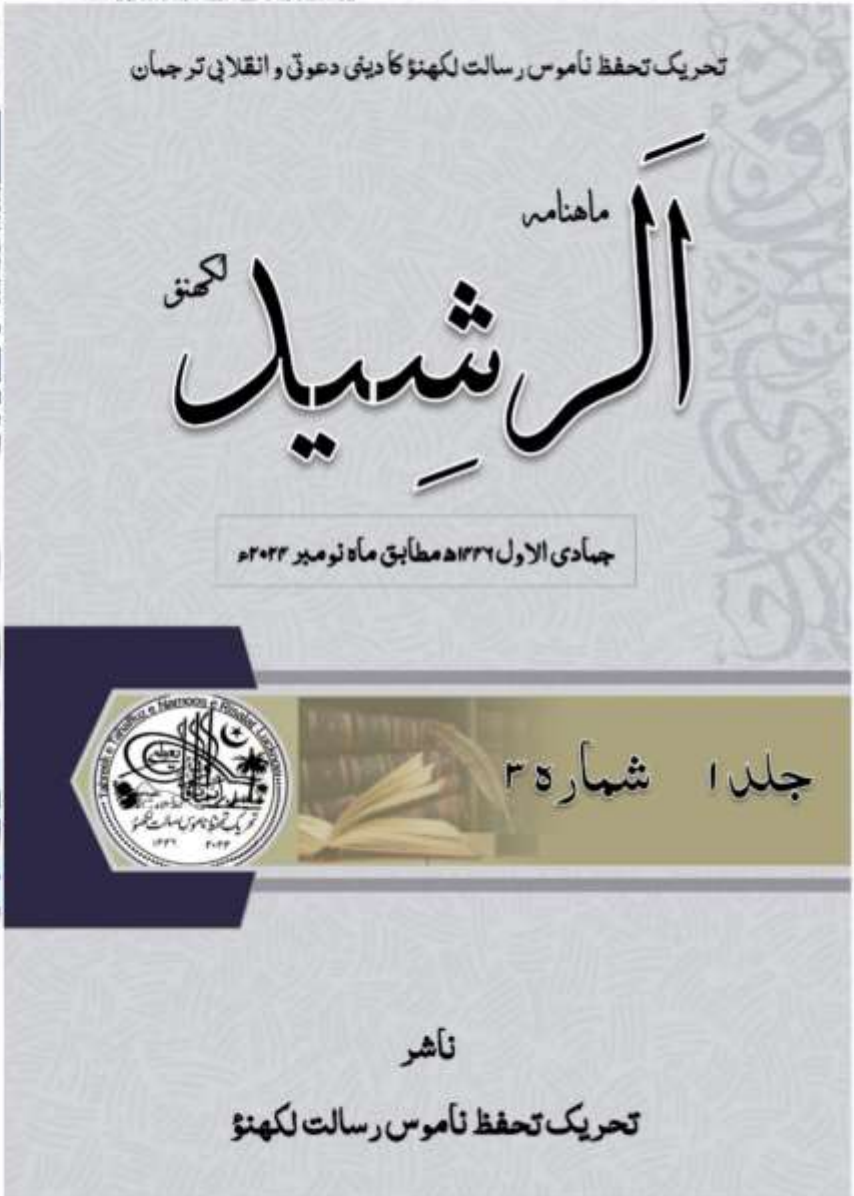

MASJID SAAD SONA BHATTA BARAURA BALAGANJ LUCKNOW 26003 UP INDIA/

E-MAIL. HAFIZFAIZRASHEED09@GMAIL.COM

6307156950, 94156 83541

ناشر تحریکِ تحفظِ ناموسِ رسالت لکھنؤ